نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلامحصول عیم — قیمت سالیانہ معہ محصول لے

نمبر ۵ - جلد ۶ — لودیانہ ۳۱ جنوری ۱۸۷۸ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل طبعزاد مولاداد خانصاحب روح

ذرا بھی دیکھ پاؤں میں اگر تنویر عیسیٰ کی
سویدا کی عوض دل میں کھچے تصویر عیسیٰ کی
جو چمکے کہکشاں وش دار پر تنویر عیسیٰ کی
بنے وہ عرش کا پایا زہے توقیر عیسیٰ کی
وہی انساں وہی خالق یہاں اک راز ہے نازک
حقیقت سے نہیں واقف جوان و پیر عیسیٰ کی
خدا نے سیکڑوں مردے جلائے اُسکے ہاتھوں سے
خود اپنا مرتبہ بخشا زہے توقیر عیسیٰ کی -
دم گفتار لب سے معجزوں کے پھول جھڑتے ہیں
کلیسا میں کوئی سنتا ذرا تقریر عیسیٰ کی
خدا سے لو لگا کر جب وہ دنیا سے سدھارا ہے
چراغ مہر سے افزوں ہوئی تنویر عیسیٰ کی
ہوا مصلوب تو سب کو نجات آخرت بخشی
کہ حکمت سے نہیں خالی کوئی تدبیر عیسیٰ کی
نبی اللہ کا ہے شافع روز قیامت ہے -
بھلا کیا جانتے ہیں عزتیں بے پیر عیسیٰ کی
وہی اول وہی آخر وہی ناجی وہی شافی
ہے شاہد صورت انجیل ہر تفسیر عیسیٰ کی
فقیہی اور فریسی سامنے ہیں سرنگوں اُسکے
فصاحت میں زبردست ایسی ہے تقریر عیسیٰ کی
کلیجا سنگ کا تھا یا کہ دل آہن کا تھا اُنکا
چڑھایا دار پر کیا تھی بھلا تقصیر عیسیٰ کی
رہے گی تا قیامت یہہ کہ بنیاد عبادت ہے
جہاں دنیا میں مکمل ہوگئی تعمیر عیسیٰ کی
وہی سمجھے وہی جانے کہ دیکھا جسنے رویا میں
ہے کسکی تاب یہہ جو کہہ سکے تعبیر عیسیٰ کی
مسرت ہو مجھے ایسی کہ گویا عید ہو جاے
جو دکھلائے ہلال نو مجھے شمشیر عیسیٰ کی
کہوں اے روح کیا اُسکی مصیبت میں دم آخر
اُٹھا تھا درد دل میں روح تھی دلگیر عیسیٰ کی

نور افشاں

ایک خبر سے معلوم ہوا کہ اسٹریا اور انگلنڈ نے ملکہ روس اور روم کو اطلاع دی ہے کہ اگر صلح کی درخواست جانبین میں قایم ہو کر شرائط درج کیجاویں تو اُس میں اتنا خیال ضرور رکھنا چاہیے کہ عہدنامہ ۱۸۵۶ء کے برخلاف کوئی شرط اُس میں نہ ہو اگر ہوگی تو ہم دونوں سلطنتیں اسکو قبول نہیں کرینگی کیونکہ اگر ایسا ہوا تو یورپ میں ایک آتشی شعلہ کا بھڑکانا تصور کیا جاویگا اور جب بھڑک گیا تو اُمید نہیں کہ جلد فرو ہو جاوے بلکہ خونریزی کا باعث ہوگا +

تار برقی آمدہ لنڈن ۲۲ جنوری ۱۸۷۸ء سے معلوم ہوا کہ روسیوں نے ایڈریانوپل کو بلا کسی روک ٹوک کے لے لیا - اور رومی فوج نے خالی کر کے قسطنطنیہ کی طرف منہہ کیا +

اِس خبر سے ـ وینیا کے باشندے نہایت حیران ہیں

چونکہ روسی فوج جب کسی جگہ کو دشمن کے حوالہ کر کے پیچھے کو ہٹتی ہے تو جو قصبہ یا شہر یا گانوں انکے راستہ میں آتا ہے یا ادھر اُدھر سڑک سے کچھ فاصلہ پر ہوتا ہے تو اُسکو ویران کر دیتی ہے اور جلا بھی دیتی ہے اِس خیال سے کہ جب روسی فوج یہاں پہونچے تو اُسکے ہاتھ کچھ نہ آوے اور اُسکو کسی قسم کی امداد نہ ملے +

جو لوگ صلح صلح پکار رہے تھے وہی اس خبر کو دیکھکر یقین کر لینگے کہ اب صلح کا ہونا قیاس میں نہیں آتا کیونکہ اب روسی بہت دور تک پہونچ گئے ہیں اور پایۂ تخت بہت ہی نزدیک رہگیا ہے اب صلح کا ہونا اور شرایط کا پیش کرنا روسی ہرگز قبول نہیں کرینگے۔ علاوہ اسکے اڈریانوپل پر قبضہ ہو جانے سے روسیوں کے دل بہت ہی بڑھگئے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب تو منزل مقصود پر پہنچنا کچھ مشکل نہیں بلکہ دروازہ پر کھڑے ہیں +

جو قحط ملک چین میں دو برس سے پھیلا ہوا ہے ضلع شانٹنگ میں اسکا آخری نتیجہ یہہ نکلا کہ وہاں کے باشندے دل و جان سے خدا کی کلام کو سننے اور قبول کرنے لگے کیونکہ جب اُنہوں نے دیکھا کہ ہزاروں لوگ گذرتے جاتے ہیں تو خیال کیا کہ عاقبت کا لحاظ دنیا کی چند روزہ زندگی سے مقدم ہے۔ چنانچہ بہت لوگ ایمان لا کر بپتسمہ پا چکے ہیں اور کلیسیا میں داخل ہو گئے ہیں +

ہمکو نہ صرف اِس خبر سے بلکہ تمام مشنوں کی رپوٹوں سے معلوم ہوا کہ خدا کا کلام روز بروز زیادہ ترقی پاتا جاتا ہے اور غیر قوموں میں اپنی تاثیر دکھلاتا ہے اور اُن کو جو کلام سناتے ہیں اِس امر سے کامل خوشی پیدا ہوتی ہے اور اُنکو جو سُنتے ہیں فایدہ پہونچتا ہے +

لنڈن کی سب سے پچھلی خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ روسی برابر قسطنطنیہ کی طرف دھاوا کرتے چلے جاتے ہیں +

انگلنڈ و ایرلنڈ و سکاٹلنڈ کی مشنوں کی رپوٹ جو چندہ کی بابت شایع ہوئی ہیں اُن سے معلوم ہوا کہ ۱۸۷۶ع میں دس لاکھ اڑتالیس ہزار چار سو بہتر پونڈ یعنے ۱۰۴۸۴۷۲۰ روپیہ جمع ہوا + اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگوں کو سچی نجات کی خبر دیگر ممالک میں پھیلانیکی کسقدر خواہش ہے کہ روپیہ جمع ہو کر خدا کا کلام یعنے ہندوستان و چین میں پھیلے ہمکو اب تک یہہ خبر نہیں ملی کہ اہل ہنود و اسلام اپنے مذہب کی ترقی کے واسطے کسقدر روپیہ بطور چندہ کے جمع کرتے ہیں۔ یہہ خاصہ صرف خداوند یسوع مسیح کی نجات میں ہے کہ جو لوگ اُس نجات کو پاتے ہیں خود غرض نہیں رہتے بلکہ وے چاہا کرتے ہیں کہ ہمارے دوسرے بھائی بھی اِس نعمت سے محروم نہ رہیں +

سرحدی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سوچیں چالاکی جو اُنکو پہلے تھی اب نہیں رہی اور نہیں چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزیہ پھر چڑھائی کر جاوے بلکہ یہہ خواہش کرتے ہیں کہ کسیطرح صلح ہو جاوے لیکن کابلی عہدہ داران کے عہد و پیمان پر پورا بھروسہ نہیں رکھتے ہیں اور حقیقت میں اُن کے عہد و پیمان کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ چند دفعہ وعدہ کر چکے ہیں کہ راہ کو صاف رکھینگے اور کسی طرحکا فساد نہیں کرینگے مگر دس روز نہیں گذرنے پاتے پھر اپنے وعدہ کو بھول جاتے ہیں لیکن اب اُمید ہے کہ سرکار کوئی پختہ بندوبست کر کے فوج کو واپس کریگی +

بقیہ محمدیوں کا یہہ دعویٰ کہ کُتب مقدسہ یہودیوں اور مسیحیوں کے ہاتھوں بدلگئی ہیں سو بالکل بیدلیل اور باطل ہے

کیا کتاب مقدس کے اصلی مضامین محفوظ رکھنے کے سبب سے ہم مسیح کے قاتلوں کی اولاد کی تعریف کریں۔ نہیں نہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کی کامل حکمت اور قدرت کی حمد و ثنا کرینگے جس نے یہودیوں کی عداوت کے برخلاف اصلی نجات کی جن جن باتوں کو آپ اگلے نبیوں کے وسیلہ دنیا میں مشہور فرمایا تھا اُن کو بچائے رکھا +

تورات کے بدل جانے کی بابت جو تہمت محمدی لوگ یہودیوں پر لگاتے ہیں اُسکی آزمایش کر کے اُسکے رد میں ہم ہر ایک ہوشمند کو قایل کرنے کے لئے کافی دلیل دے چکے ہیں جبتک محمدی اُن دلیلوں کے خلاف کوئی معقول یا منقول وجہ پیش کریں تب تک اِس بات پر زیادہ حجت کرنا ضرور نہیں کیونکہ ہم اِس مضمون کو بے سبب طول طویل کرنا نہیں چاہتے۔ پس جبتک کوئی محمدی اِس بحث کی دلیلوں کو باطل نہ کرے تب تک اُس تہمت کی بابت جو محمدی لوگ یہودیوں پر لگاتے ہیں ہم ٹھہراتے ہیں کہ محض غلط ہے۔ اب اُسی بہتان کی طرف جو محمدی لوگ مسیحیوں پر بھی لگاتے ہیں ہم متوجہ ہو کر مباحثہ کو شروع کرتے ہیں +

ناظر محمدی کو ملاحظہ کرنا چاہئے کہ اگر یہہ بہتان تورات

کی نسبت ہو تو ممکن نہیں کہ مسیحی اُس کتاب کو بدل سکتے اور اُنکی یہہ حرکت ناشایستہ فاش نہ ہوجاتی کیونکہ کسی وقت فقط مسیحی لوگ آپ توراۃ کے محافظ نہیں ہوئے بلکہ یہودی بھی جو مذہب میں اُن کے جانی دشمن ہیں وہی کتاب رکھتے رہے۔ پس اگر مسیحی اپنے یہاں کی مروج نقلونکو بدل ڈالتے تو یہودی اِس بات کو فوراً جان کر بلکہ اِس شرارت کو مشتہر کرنا غنیمت جانکر کبھی درگذر نہ کرتے۔ پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ کیا یہودی لوگ توراۃ بدل ڈالنے کے باعث مسیحیوں کو رسوا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ نہیں بالکل نہیں۔ کیونکہ توراۃ کی جو نقلیں مسیحیوں میں رایج ہیں وے اُن نقلوں سے جو یہودیوں میں رایج ہیں کامل موافقت رکھتی ہیں چونکہ یہودیونکی عبرانی توراۃ کے مضامین اور مسیحیوں کی جدی جُدی قوموں کی توراۃ کے مطالب یکساں ہونے میں یہودی مسیحیوں پر کچھ تہمت نہیں لگا سکتے پس اِس بہتان کی بابت جیسا ہمنے یہودیوں کی نسبت ٹھہرایا ویسا ہی مسیحیوں کی نسبت بھی ٹھہرانا ضرور پڑتا ہے کہ اُنکو توراۃ کا بدل ڈالنا اُنکی یہہ حرکت فاش ہونے کے سوا ممکن نہ تھا۔ اگر یہہ کہیں کہ توراۃ نہیں بلکہ انجیل ہے جسکو اُنہوں نے بدل ڈالا تو ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ درحالیکہ انجیل کے مطالب توراۃ کے مضامین سے عین موافق ہیں پھر یہہ بات کسطرح ہوسکتی ہے۔ مسیحیوں کا فخر ہے کہ انجیل کا ہر ایک مسئلہ توراۃ سے ثابت ہوتا ہے بلکہ اگر کسی کو انجیل کے مسایل سے انکار ہو تو وے فی الفور توراۃ کے مقاصد اور پیشین گوئیوں کی طرف رجوع کر کے اُسکو جواب دیتے ہیں۔ اِسکے سوا ہم اُسپر ثابت کر چکے ہیں کہ محمد آپ اقرار کرتا ہے کہ توراۃ اور انجیل دو خدا کے الہام سے ہیں اور ہمارے پہلے باب میں یہہ بھی بتلایا گیا کہ الہام میں بالکل اختلاف نہیں ہوسکتا کیونکہ خدا اپنے کلام کو نہ جھوٹا کرتا ہے اور نہ بدلتا ہے۔ لہذا چونکہ توراۃ اور انجیل خدا کی طرف سے فی الحقیقت نازل ہوئی ہیں اِس لئے ضرور ہے کہ وے باہم گر موافق ہوں۔ پس اگر انجیل مسیحیوں کے ہاتھوں بدلی جاتی تو ضرور اِسوقت توراۃ کے ساتھ مخالفت رکھتی۔ کیونکہ اگر یہہ کتابیں فی الحقیقت خدا کی طرف سے نازل ہونے کے سبب موافق تھیں تو اِس سے ظاہر ہے کہ اگر ایک کی کچھ بھی تبدیل ہوتی تو اُن کی اصلی موافقت ضایع ہو کر باہم گر مخالف ہوتیں۔ پس اگر مسیحیوں نے بقول بعضے جاہل محمدیوں کے کہے بموجب انجیل کو بدلا ہوتا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ کتاب توراۃ کے ساتھہ موافقت نہ رکھتی۔ مگر نادر بات یہی ہے کہ آج کے دن تک بھی اُن کتابوں میں پوری موافقت ہے اور یہہ مضبوط دلیل ہے کہ کبھی نہ یہہ بدلی گئی نہ وہ۔ توراۃ کا فخر تھا کہ اِس بات کو ظاہر کرے کہ یسوع مسیح مقرر وقت پر مجسم ہو کر آویگا بلکہ وہ دُکھ اور موت سہکر دنیا کے گناہ کے عوض اپنے تئیں اُس کے کفارہ میں دیگا۔ اور انجیل کا فخر بھی یہی ہے کہ اِس بات کو آشکارا کرے کہ یسوع مسیح مجسم ہو کر آچکا ہے بلکہ دُکھ اور موت سہکر انسان کی نجات کے لئے جو کفارہ ضرور تھا سو وہ دے چکا ہے۔ وہ گواہی مسیحیوں کی خوشی اور خورمی کا سبب ہے وے فخر کرتے ہیں کہ انجیل کی خوشخبری مقرر ہو کر توراۃ میں جو خدا کی اصلی نجات مذکور ہوئی تھی اُسکے ساتھہ بالکل موافق ہے ٭ باقی آیندہ

منقولات

فرانس والوں کا تاریخی حال

فرانس وسط یورپ کا ٹھیک مغربی ملک ہے انگلستان سے ۲۰ میل کا فاصلہ ہے اور حد فاصلہ ابنائے ڈوور میں واقع ہے رقبہ قریب ۲۱۰۰۰۰ میل کے ہے سنہ ۱۸۶۶ء میں ۳۸۰۰۰۰۰۰ آدمیوں کی آبادی تھی جن میں ۲۰۰۰۰۰۰ مذہب پروٹسٹنٹ کا رکھتے تھے۔ بوجہ جنگ جرمنی افواج کی بربادی اور دو صوبوں کے ضایع ہونے سے ۱۰۰۰۰۰۰ آدمیوں کا نقصان ہوا پیرس یورپ میں بلحاظ وسعت نمبر دوئم کا شہر اور دارالسلطنت فرانس ہے فرانس والے تیز فہم بشاش اور ہوشیار اور بہت عمدہ اوصاف والے ہوتے ہیں ٭

مسٹر ایمن سیاح کہتا ہے کہ فرانسیسیوں کے عادات پر نظر انصاف سے غور کرتے ہیں تب اُن کو خود مختار ایماندار۔ اور تعریف کے لایق پاتے ہیں حتی کہ میوہ کا فقیر سڑک کے کنارہ پر پھلوں کو بیچتا کوئی نگہبان نہیں نظر سے نہیں دیکھتا۔ اشیا کی حفاظت بہت اچھی طرح کرتے ہیں اور اپنی چیزوں کو ہوشیاری سے رکھتا ادنی درجہ والوں میں بھی عمدہ تعلیم کا اثر معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب بھی صداقت سے لگے ہیں۔ وہاں کے لڑکوں کی تعلیم جس کو وے پسند اور مناسب سمجھتے ہیں دیجاتی ہے۔ اور یہہ نہایت عمدہ عادت ہے کہ جسکی نہایت قدر کیجائے۔ یہانتک کہ ادنی درجہ کا مزدور اپنے ہم عمر سے با اخلاق و ادب گفتگو کرتا ہے سب سے غریب عورت بھی صاحبہ کہی جاتی ہے

عام لوگوں کا عموماً کھانا نان کی روٹی۔ شاہ بلوط۔ اور بیضہ تھوڑے شہد کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور بیوم عید سو کھی مچھلی یا گوشت ہوتا ہے۔ اعلےٰ یا متوسط درجہ کے لوگوں کے یہاں بہت تکلفات ہوتے ہیں۔ اُنکی میزوں پر عمدہ شوربے۔ سموسہ۔ قلیا۔ پولاؤ۔ ہوتے ہیں۔ پیرس میں قریب قریب کل یورپ کی چیزیں ہوتی ہیں۔ اور جس طرح یا وضع کا لباس یہاں ہوتا ہے اُسی وضع کا جلد بڑے بڑے شہروں انگلستان بلجیم روس اور ملکوں میں شایع ہو جاتا ہے مگر فرانسیسی لوگوں کی وضع جو ایک سو برس پہلے تھی سو اب بھی ہے۔ بلاؤسنر (ایک قسم کا انگرکھہ) نیلی روئی کا پایجامہ اور اونی ٹوپی خاص مردوں کی پوشاک ہے۔ عورتیں جاکٹ چھوٹا کرتہ اور صاف ٹوپی پہنتی ہیں۔ اور کبھی کبھی بنٹ (قسم ٹوپی) استعمال کیجاتی ہے۔ پیشتر ٹوپی بہت بلند پہنتے تھے مگر جب سے ریلوے کی ترقی ہوئی اُسکی بلندی میں تنزل ہو گیا کیونکہ سفر میں وقت ہوتی تھی۔ ایک لڑکی کا حال یوں لکھا ہے۔ کہ جنوبی فرانس کے کسان کی لڑکی جس کا مکان ایک پہاڑی پر کوہ پرنیز کی بستی میں تھا پانی لیکر جارہی تھی اُسکی پوشاک پرانی وضع کی تھی وہ ایک پھرکی پر دونوں ہاتھ سے تاگا کاتتی ہوئی اور سر پر ایک گران بار گھڑا پانی کا لئے ہوئے چلی جاتی تھی۔ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ مختنی پر وہ پانی پرنیز کی چوٹی کے چشمہ سے جسے وہ پک ڈی مڈی کہتے ہیں لاتی تھی۔ اُسکی اُنیس برس کی عمر تھی۔ اور کچھ لکھہ پڑھ سکتی تھی وہ گڈرئے کی لڑکی تھی۔ اور اُس قوم میں چند کتابیں اور ادنےٰ درجہ کا علم ہوتا ہے +

فرانس کے صحرائے اضلاع میں چھوٹے چھوٹے پٹے ہوتے ہیں اور ہر پٹہ میں درختوں کے احاطے ہوتے ہیں۔ اور پٹے کی عمارتیں انگلستان اور امریکہ سے بہتر نہیں معلوم ہوتیں۔ ہل اور زراعت کے اوزار قدیم وضع کے ہیں اور زراعت بُرے طور سے ہوتی ہے کسان لوگوں نے بنسبت اپنے آبا و اجداد کے کم ترقی کی۔ عورات کھیتوں میں کام کے واسطے جاتی ہیں۔ اور خراب گاڑیاں عموماً بیلوں سے کھینچی جاتی ہیں +

فرانس میں خانگی آرام کی چیزیں کم ہوتی ہیں اوسط درجہ والوں کے پاس ایک میز ہوتی ہے جس پر والدین اور لڑکے باہم بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ اور جو امیر ہیں وہ ہوٹل میں جاکر کھا آتے ہیں۔ اور جب لڑکے بڑے ہوتے ہیں اُنکو ایک یا دو فرانک (قریب آٹھ آنہ) کمانا پڑتا ہے۔ اور یہہ روپیہ بجائے خورد و نوش کے خرچ کرنے کے چرٹ یارات کیوقت ناچ میں ضایع کیا جاتا ہے +

شریفوں اور رئیسوں کے محل عظیم الشان ہوتے ہیں اور عجیب و دلکش عمارتیں ہوتی ہیں۔ مورخ لکھتا ہے کہ شہر بلابس کا ایک محل میں نے دیکھا۔ وہ محل فرانس کے بادشاہ فرانسس اول کا پیارہ مسکن تھا۔ اُس میں رونق دار خوشنما لیڈیاں مخملی لباس پہنے ہوئے اور ہاتھوں میں مرصع چھڑیاں لئے ہوئے صدر دروازہ سے نکلتی تھیں اور میدان کی طرف سیر کرنے چلی جاتی تھیں اس محل میں چار سو تیس کمرے تھے اور جب یہہ مکان بنتا تھا تو اٹھارہ سو آدمی کام کرنے کو مقرر تھے۔ فرانسیسی مقدس خدا کے دن کو شغل اور اقوام بر اعظم یوروپ کی کم خیال رکھتے ہیں +

اور ایک سیاح یوں لکھتے ہیں کہ تاہم جو کچھ میں نے یورپ کے یکشنبہ کی بابت پڑھا تھا یا سنا تھا بنسبت دیکھنے کے یقین نہ تھا مجھے اُمید تھی کہ بروز یکشنبہ پرستش اور عبادت کا نشان ہوگا مگر یہہ کہنے کو میں مجبور ہوں کہ اُس روز عمدہ اور خراب گلی کوچے ایک ہی طرح سے دکھائی دیتے تھے کچھ تبدل نہ تھا۔ اور لوگ اپنے معمولی کاروبار میں مشغول تھے۔ دریا کے کنارے پر جھونپڑیوں میں ہر قسم کے ظروف اور اشیا فروخت کیجاتی ہیں۔ اور روزوں کے مطابق معمولی شور و غل سنائی دیتا تھا۔ گاڑیاں گران بار گھوڑوں سے ہر اطراف میں کھینچی جاتی تھیں۔ مکانات میں ظروف کھلے تھے اور مزدور بڑے گھڑ بھیڑ اور باہر جمع کرتے تھے۔ باورچی تازی روٹیوں کے ٹوکرے لئے ہوئے گھومتے تھے۔ کل دوکانیں عموماً کھلی ہوئی تھیں۔ اور تاجر دلالوں کے ساتھ دروازے پر باتیں کرتے ہوئے کھڑے تھے۔ مطابع اور بزازا اور درزیوں اور کتابوں کی دوکانیں جس طرف نظر پڑتی تھی ملتی تھیں انگلستان میں بھی قریب قریب یہی حال ہے +

ارو کیل ہندوستان

ترکی کا خاتمہ

گو اِس عنوان سے جو ہمنے لکھا ہے تمکو کیسا ہی رنج ہو مگر جو امر کہ سچ ہے اور واقع ہو گیا وہ بدلا نہیں جاتا ایک زمانہ گزرا کہ ہمارے بزرگ ہسپین کے غرناطہ اور قرطبہ اور قصر حمرا کو روتے تھے اب ہمارے لئے وہ زمانہ ہے کہ ہم قسطنطنیہ کی ابنائے ڈارڈنیلز اور قصر بشکطاش و باب العالی کو روئیں جس طرح ہمارے یا ہماری قوم کی ایک جبلی عادت ہے کہ اصل بات کو غور نہ کرنا اور سچ بات سے ناراض ہونا اور سچ بات کہنے والے کو کافر یا بیدین یا ضعیف الاعتقاد سمجھنا جس عادت سے تمام قوم مسلمانوں کی برباد ہوئی اور برباد ہوتی جاتی ہے اسی طرح اس واقعہ میں بھی ظاہر ہوا۔ ہماری قوم کے اخباروں نے ایک

تسلیم نہیں کیا کہ عثمان پاشا گرفتار ہوگئے اور اُن کی تمام فوج برباد ہوگئی۔ وہ ابتک اسی بات کو کہنا گویا ایک بڑی دینداری سمجھتے ہیں کہ گو قرص پر مختار پاشا کی شکست ہوئی ہو اور قرص سا مضبوط قلعہ روسیوں نے فتح کر لیا ہو اور گو پلونا میں شکست ہوگئی ہو مگر سلطان پاس بہت فوج ہی اور اُن شکستوں سے کچھ اندیشہ کی اور گھبرانے کی بات نہیں ہی +

ہمارے تو یہہ خیال دینداری کے تھے مگر حقیقت اور امر واقعی اسکے بالکل خلاف تھا گیارھویں جنوری کی تار برقی سے جو ہمارے اسی اخبار کے کالموں میں چھپا ہو اب ترکی کے خاتمہ ہونے میں کچھ شبہ نہیں رہا شاید تعداد فوج کی جسکا قید ہونا درہ شپکا میں لکھا ہی مبالغہ سے بیان کی ہو الا ان باتوں سے کہ سو مارے گئے یا ہزار پانسو قید ہوئے نتیجہ میں کچھ اختلاف نہیں پڑتا درہ شپکا کا فتح ہو جانا اور وہاں کی فوج کا قید ہو جانا اور توپوں کا چھن جانا یہہ ایک ایسا زخم کاری ہی جس سے جاں بری کی توقع نہیں۔ اس زخم سے آئندہ کی پشین گوئی بھی ہو سکتی ہی کہ ایک گھاٹی ایڈریانوپل کی جو رہگئی ہی وہ بھی کچھ دشوار گزار نہوگی اب تو یہہ بھی توقع نہیں ہو سکتی کہ ایڈریانوپل پر کچھہ سخت خونریزی اور کوئی بہت بڑا معرکہ جنگ جیسا کہ خیال تھا ہو بلکہ سب سے پہلی تدبیر قسطنطنیہ کے محاصرہ کے درست و مستحکم کرنے کی ہوگی +

ہمکو ایک زمانہ میں بہ نسبت حال کے ترکی کے حالات کی زیادہ تر دریافت کرنیکا موقع تھا ہمکو ترکی کے خاتمہ کا اُسی دن یقین ہوا تھا جبکہ سلطان عبد العزیز خان کو ایک عورت کی محبت یا عشق یا دباؤ کی وجہ سے یہہ خیال آیا کہ میرے بعد میرا بیٹا تخت نشین ہو اور اُسنے اپنے لائق بھائیوں کو نظر بند کیا جو بعض اسکے کہ ایک بڑے لائق سپہ سالار ہوتے ہر دم اپنی جان کے خوف کے سبب مجنون ہوگئے جن میں سے ایک کو یعنے سلطان مراد مجنون و معزول کو سب جانتے ہیں +

روسیوں کا قسطنطنیہ کو محاصرہ کرنا اور ترکی سے تنہا بغیر پرواہ کسی سلطنت کے لڑنا اُس دن ہمنے یقین کیا تھا جس دن روس نے نہایت غرور و اقتدار اور زبردستی سے بلا پرواہ کسی سلطنت کے اور بلا مشورہ کسی قوم کے سپاسٹپول اور بحر اسود کی شرط کو جو ایک ٹکڑا عہد نامہ ۱۸۵۶ء کا تھا توڑ دیا تھا۔ کچھہ شبہ نہیں کہ جرمن اُسکا شریک راز تھا فرانس اور جرمن کی لڑائی میں جو احسان و عنایت اور سچی دوستی روسیوں نے جرمن کے ساتھہ برتی ہی اُسکا پورا پورا معاوضہ دینا جرمنی پر واجب تھا اور یقین تھا کہ وہ کسی نہ کسی دن دیگی بلکہ اُس قرضہ کا ادا کرنا ترکوں کے ساتھہ لڑائی میں موعود تھا۔ اسٹریا جرمن کے ہتھیاروں کا مزہ چکھہ چکی ہی اٹلی بھی جرمن کو خوب جانتی ہی پس جب جرمن روس کے ساتھہ تھا تو ممکن نہ تھا کہ اسٹریا اور اٹلی ترکوں کے ساتھہ ہوتی بلکہ جو نہیں سکتی تھی اگر ہوتی تو اس سے بھی بہت زیادہ آسانی سے پیش ڈالی جاتی جس طرح کہ ترکی پیس ڈالے گئے۔ فرانس بلاشبہ ترکی کا ساتھہ دیتا وہ ایک سپاہی قوم ہی اور جیسا کہ سپاہیوں کی عادت ہی کہ بغیر کسی بات کا انجام سوچے اور سمجھے ہر ایک معرکہ میں دوڑ پڑتے ہیں اسی طرح فرانس کی عادت ہی پرنس بسمارک کی سی چال اُن کو نہیں آتی مگر انکو خود اپنے ملک کی پڑی ہی انکا قوی دشمن بغل میں ہی اور ہر دم نہایت چستی و چالاکی و پوری تیاری سے اُن کو گھور رہا ہی اُن کی مثال دو بھیڑیوں کی ہی جو برسات میں ایک بھٹ میں چلے گئے ہوں ایک دوسرے کو گھور رہا ہی کہ جو آنکھ جھپکا گو وہی مارا جائے +

صرف ایک گورنمنٹ انگریزی باقی تھی جسکو درحقیقت کچھہ لگاو ترکوں کی مخالفت میں نہ تھا بیشک وہ ترکوں کی دوست بھی اور درست ہی مگر جو لوگ کہ انگلش گورنمنٹ کے کانسٹیٹیوشن سے واقف ہیں وہ سمجھہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ کا اختیار و اقتدار کس طرح پر محدود ہی اگر گورنمنٹ کو کوئی کام کر بیٹھنا تو دوسری بات ہی وزیروں کو صرف کوئی بات کہدینا کس قدر مشکل کام ہی گورنمنٹ انگریزی کا فرض تھا کہ اس معاملہ میں جو کچھہ کرتی نہایت سوچ سمجھہ کر کرتی اور درحقیقت اس سے بہتر اسکے لئے کوئی تدبیر نہ تھی کہ جہانتک ہو سکے لڑائی کو روکے اور جتنا ممکن ہو خود لڑائی میں نہ پڑے اس تدبیر کو جہانتک ممکن تھا انگریزی گورنمنٹ نے کیا مگر افسوس کہ کامیابی نہ ہوئی۔ اگر انگریز ترکی کو بجبر شرائط کانفرنس کے منظور کرنے پر مجبور کرتے تو شاید تمام دنیا انکو برا کہتی مگر حقیقت ترکی کے لئے وہی مفید تھا +

جن لوگوں کو مدحت پاشا کی اسپیچ یاد ہوگی اور انکو اُسکا مطلب سمجھنے کی بھی لیاقت ہوگی وہ جانتے ہوں گے کہ مدحت پاشا کی رائے کا میلان شرائط کانفرنس کی منظوری کا تھا اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ صرف وہی ایک شخص تھا جس نے سمجھا تھا کہ انجام کیا ہونیوالا ہی وہ اپنے گھر کے حالات سے بخوبی واقف تھا اپنی طاقت کو بخوبی سمجھتا تھا جو نفاق اور حسد اور دشمنی آپسمیں ارکان سلطنت میں تھی جو اب ایک لازمہ مسلمانی کا ہوگیا ہی اُسکو بھی جانتا تھا وہ یقینی سمجھتا تھا کہ ہماری حالت

ایسی قوی دشمن کے مقابلہ کی نہیں ہی جو کچھ اُسنے اپنی اسپیچ میں کہا تھا وہ سب ظہور میں آیا +

اب مرض لاعلاج ہوگیا ہی جس میں نہ کوئی تدبیر کام میں آسکتی ہی اور نہ کوئی دوست فرض کرو کہ روس مہلت جنگ کو منظور کرے اُس مہلت میں روس کو زیادہ تر موقع اپنے سامان کے درست کرنے کا ملیگا اور ترکی کچھ بھی نہیں کر سکنے کی۔ فرض کرو کہ اُسکے بعد صلح ہو جاویگی مگر صلح اس طرح ہوگی کہ اُس صلح سے ترکوں کا نام صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہو جانا ہزار درجہ بہتر ہوگا بسمل کر کر تڑپانا جان کے لینے سے ہزار درجہ بدتر ہی۔ فرض کرو کہ ان واقعات کے بعد یورپ میں فساد پیدا ہوں گے اور کیا عجب ہی کہ جلد یا کچھ دنوں بعد اس سے بھی بہت زیادہ لڑائیاں یورپ میں بمجبوری شروع ہو جاویں مگر وہ قوموں میں اور قوموں کے مقاصد کی بابت ہونگے ترکی اُسمیں نسیاً منسیاً ہوں گے ہماری بحث اس آرٹیکل میں ترکوں سے ہی سو اُنکا خاتمہ ہو چکا + از علیگڈھ گزٹ

اخبارات مُلکی و ولائتی

پارلیمنٹ کا سترھویں جنوری کو دربار ہوا حضور ملکہ معظمہ کی اسپیچ میں نسبت جنگ روس و روم کے بیان کیا گیا کہ اب تک کسی فریق نے سلطنت انگریزی کے ناطرفدار رہنے کی شرائط کو نہیں توڑا ہی اور جب تک یہہ شرائط نہ توڑی جاویگی انگلستان کی ناطرفداری بحال رہے گی لیکن اگر لڑائی کا طول ہو تو ممکن ہی کہ گورنمنٹ انگریزی کو کسی غیر متوقع واقع کے سبب تدابیر احتیاطی کا کرنا ضرور پڑے پس اُسکے وسیلے سے کہ پہنچایا یہ ہوس آف لارڈز میں لارڈ سالسبری نے کہا کہ لڑائی کی موجیں اب اُن مقامات کے نہایت قریب پہونچتی جاتی ہیں جو گورنمنٹ انگریزی کے مقاصد قرار دئے گئے ہیں +

موزیمہ ناگس نے ماہ حال کو ہماری گورنمنٹ کی اطاعت قبول کرلی ہی۔ اور تمام جرمانے جو اُنپر لگائے گئے تھے ادا کر دئے۔ اور تمام شرائط جو اُنسے کہی گئی تھیں منظور کر لیں۔ اور جو ڈاک والوں کا اسباب وغیرہ لوٹا تھا اور تمام بندوقیں اور اور اسباب جو وہ لے گئے تھے واپس دے دیا ہی +

خبر ہی کہ سندھ پنجاب کے ساتھ شامل کر دیا جائیگا۔ اور جنرل روبرٹس اُسکے چیف کمشنر رہیں گے +

اخوند صاحب کی جانشینی کی بابت تنازع ہوگا۔ دو شخص دعویدار ہیں۔ ایک اخوند صاحب کا لڑکا میاں گل اور دوسرا شیر دل خان۔ دو نو فریق اپنے مددگار اور معاون رکھتے ہیں +

یورپ سے جو خبریں آئی ہیں اُن سے یہہ بات مترشح ہوتی ہی کہ انگلینڈ اور اسٹریا نے دونوں لڑنے والی طاقتوں کو اطلاع دی ہی کہ بغیر رضامندی دیگر طاقتوں کے وہ دونوں آپس میں صلح کی شرائط قایم نہیں کر سکتے +

کلکتہ میں علوم و فنون سکھلانے کے واسطے ایک مدرسہ کھولا گیا ہی اور اس مدرسہ کا نام البرٹ ٹمپل آف سائنس یعنے علوم کا مندر ہی اس مدرسہ کی افتتاح کے روز ڈاکٹر کی۔ ایم۔ بنرجی نے طالب علوم کو ایک تقریر سُنائی +

امیر کابل ابھی تک علیل ہیں اب اطبا کی صلاح سے بغرض تبدیل آب و ہوا جلال آباد جائیگا۔ مرو ہی + ہرات اور ترکستان اور بدخشان سے سونا چاندی وغیرہ آرہا ہی امیر کابل کی ٹکسال میں نئے روپے اور اشرفیاں بن رہے ہیں۔ صاحب ڈیلی گزٹ لکھتے ہیں کہ افواہ ہی کہ جب ایک کروڑ روپیہ تیار ہو جائے گا اُسوقت فوج کو جہاد کے لئے دیا جائیگا۔ یہاں والنٹر فوج بھی تیار ہوئی ہی۔ سول ملٹری گزٹ لکھتا ہی کہ امیر کابل نے واسطے جہاد کے مشورہ کیا تھا مگر اکثر اہل شوریٰ کی رائے اس کے برخلاف ہوئی +

تجارت دفتر ہندوستان کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ امسال قریب ۳۷ کروڑ کے مال تجارت باہر سے ہندوستان میں آیا اور تقریباً ۴۸ کروڑ اور ۳۰ لاکھ کا مال تجارت ہندوستان سے دیگر علاقجات میں روانہ کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ہندوستان کی تجارت دن بدن ترقی کرتی جاتی ہی گذشتہ سال میں تجارت کی آمد و رفت اس قدر نہ ہوئی تھی +

دہلی میں نئے کالج کے قایم کرنے کے واسطے جسقدر روپیہ کا چندہ ہوا ہی اسکی مقدار پچیس ہزار روپیہ سے زیادہ تک پہونچ گئی ہی +

لنڈن۔ ۱۵۔ جنوری۔ جو خبریں کیپ سے آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہی کہ کافریا کے ہنگامہ کے رفع دفع ہو جانے کے زیادہ تر آثار نظر آتے ہیں +

لارڈ نیپر آف میگڈالا کی جانب سے ایک چٹھی مشتہر ہوئی ہی جس میں صاحب ممدوح نے قطع پر گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ ہونے کی تائید کی ہی اور یہہ رائے دی ہی کہ گویا انگلستان نے افغانستان کی حفاظت اور سلامتی کی ذمہ واری کر لی ہی +

ترک کریمیا میں مقام یوپٹوریا اور ساکٹا اور بمقیرہ وسیبا پر گولہ اندازی کر رہے ہیں +

لنڈن - ۱۶ جنوری - جو خبریں قسطنطنیہ سے آئی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۴ جنوری کو تاتار بازار چک اور فلی پولس کے درمیان ایک بڑی لڑائی ہوئی اور دوسرے دن صبح کو پھر لڑائی شروع ہوئی - سلیمان پاشا کے مورچے بعد اُسکے بہ نسبت اِسکے جہاں کہ وہ لڑائی کے پیشتر تھے فلیپو پولس زیادہ تر قریب پہونچ گئے +

فلیپو پولس کے باشندوں کو شہر سے چلے جانے کا حکم ہوا ہے - روسی مقام چرپاں میں پہنچ گئے ہیں جو فلیپو پولس کے گوشہ شمال و مشرق میں قریب ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے +

لنڈن - ۱۶ جنوری - لارڈ ڈربی کی طبیعت ناساز ہے اور اِس امر کی تائید میں کہ انگلستان کو بے طرفداری کی پالسی پر قایم رہنا چاہئے برابر جلسے ہوتے ہیں - مسٹر فاسٹ نے ایک سپیچ کی ہے جس میں اُنہوں نے گورنمنٹ ہند کی پالسی متعلقہ سرحدات کی نسبت اعتراض کیا اور یہہ کہا کہ میں اِس معاملہ میں تحقیقات کرنے کی غرض سے پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی کے مقرر کئے جانے کے واسطے تحریک کرنا چاہتا ہوں +

روسیوں کی فوج کا ہیڈ کوارٹر مقام کزن لک کو منتقل ہو گیا ہے +

لنڈن - ۱۷ جنوری - انگلستان اور اسٹریا کی گورنمنٹوں نے علیحدہ علیحدہ گورنمنٹ روس کو اِس امر سے مطلع کر دیا ہے کہ تتمہ عہد نامہ پرس کو ایک بیکار دستاویز نہیں تصور کرنا چاہئے - دونوں سلطنتیں عہد نامہ جدید کو بغیر اِسکے کہ وہ مختلف شرائط کو منظور نہ کر لیں تسلیم نہیں کرینگی اِس کے باعث سے صلح بہت جلد ہو جاویگی اور بیچ بچاو کرانے کے باب میں لوگوں کو ترغیب ہوگی حضور ملکہ معظمہ اپنی اسپیچ میں احتیاطی تدابیر عمل میں لانے کے واسطے روپیہ کی منظوری کی درخواست کرینگی +

لنڈن - ۱۷ جنوری - اسٹریا اور انگلستان نے ٹرکی اور روس کو اِس امر سے مطلع کر دیا ہے کہ اگرچہ وہ التوائے جنگ کو تسلیم کرتے ہیں مگر وہ ایک علیحدہ صلح نامہ کو عہد نامہ پرس مورخہ ۱۸۵۶ء کے برخلاف بغیر اپنی منظوری کے تسلیم نہیں کرینگی +

یونان جنگی تیاریاں کر رہی ہے صوبہ تھسلی اور ایپی رس میں عنقریب ایک ہنگامہ ہونے والا ہے +

لنڈن - ۱۷ جنوری - پارلیمنٹ کے دونوں دیوان خانوں میں رائیں لیکر ملکہ معظمہ قیصر ہند کی سپیچ پر رائے لی گئی اور اسکی بابت ایک اڈریس پیش کی گئی جبکہ دیوان خاص میں ایک مباحثہ ہوا - لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب نے اُسی بات پر زور دیا جسپر کہ وہ پہلے بہت کچھ بیان کر چکے ہیں - وہ یہہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی کی حکمت عملی ایک طرح پر علیحدگی پر مبنی ہے - لیکن اگر گورنمنٹ انگریزی کے حقوق میں کسیطرح پر نقصان ہونے کا احتمال ہوگا تو گورنمنٹ انگلینڈ فوراً اسکا انتظام کریگی - لارڈ سلسبری صاحب نے کہا کہ وہ مقام بہت نزدیک آتا جاتا ہے کہ جس پر لڑائی ہونے کے باعث گورنمنٹ کی انگلینڈ کے حقوق خطرہ میں پڑ جائینگے - دیوان عام میں سر ایس نارتھ کورٹ نے یہہ بیان کیا کہ حال میں گورنمنٹ انگریزی کوئی تجویز نہیں کر سکتی کیونکہ اُسکو بالکل معلوم نہیں کہ روس کن شرائط پر صلح کرنا چاہتا ہے مسٹر گلیڈسٹن صاحب نے گورنمنٹ کی حکمت عملی کو پسند کیا جیسا کہ قیصر ہند نے اسپیچ میں فرمایا تھا +

لنڈن - ۱۸ جنوری - ملکہ معظمہ کی سپیچ کی بابت جو اڈریس دی گئی ہے - اِس سے ایوان دیوان خاص نے اتفاق کیا - دیوان عام میں اڈریس پر مباحثہ ملتوی رہا کیونکہ ایرلنڈ کے ممبروں نے ہوم (خانگی) قواعد پر غور کرنے کو ایک ترمیم پیش کی تھی +

لارڈ جے ہملٹن صاحب نے ایک مباحثہ دیوان عام میں کہا کہ ایک سیلکٹ کمیٹی مقرر کرے ہندوستان کے صیغہ تعمیرات کے واسطے بذریعہ قرضہ امداد دینے کی تجویز کیجاوے +

روم کی خبروں سے مبرہن ہوا کہ بادشاہ اٹلی کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے اُٹھا پرنس فریڈرک علاقہ جرمنی اور کئی اور شاہزادے جنازہ کے وقت موجود تھے - لنڈن کے اخبارات نے حضور ملکہ معظمہ کی سپیچ کو پسند کیا +

کلکتہ - ۱۸ جنوری - جو چٹھی مقام موزیما سے مورخہ ۱۵ جنوری مقام چریٹ ۱۰ تاریخ کو موصول ہوئی اُس سے معلوم ہوا کہ تمام مواضع نے جو موضع موزیما کے نزدیک ہیں چھہ موضع کوٹا بانے ایک درخواست کپتان ولیمسن کے پاس صلح کے واسطے بھیجی ہے - اور موزیما کے نمبرداران نے صلح کی شرائط کی بابت پوچھا - اُمید ہے کہ یہہ حملہ کامیابی سے بہت جلد ختم ہو جاویگا +

لنڈن - ۱۹ جنوری - درہ شپکا کے لینے میں [illegible] روسی ضایع ہوئے - روسیوں نے مقام فیلیو پولس پر قبضہ کر لیا - اب روسی فوج اڈریانوپل پر حملہ کرنیکو تیار ہے - بلگیریا کی لڑائی میں التوا ہے - ایک بلیو بک سے جس میں اصوات مشرقی درج ہیں معلوم ہوا کہ لارڈ ڈربی صاحب نے روم کو قطعی طور پر اطلاع دیدی ہے کہ انگلینڈ سے درمیان آنے کی کوئی اُمید نہیں پائی جاتی +

لنڈن - ۲۰ جنوری - ایرلینڈ کے ممبروں نے

بجواب سپیچ تخت کے جو کچھ لکھا تھا ہوس آف کامنس نے اس سے انکار کیا +

کپتان اندر لوسکاٹ ۴ سکھ رجمنٹ نے کیونہ کی پہاڑی کے عوض میں وکٹوریہ کراس حاصل کیا +

روسیوں نے ہرنی سے لی ہے اور ایڈریانوپل کے سامنے آگئے ہیں اور ترکوں نے ہرنی کو خالی کر دیا۔ اور سلیمان پاشا کی فوج کے پیچھے ہٹنے کا اندیشہ ہے۔ رومیلیا کے مسلمان قسطنطنیہ کو بھاگے جاتے ہیں۔ تھسلی میں ایک عام بغاوت ہو گئی ہے۔ کیپ سے خبر آئی ہے کہ گیکس میں عام بغاوت ہوئی ہے اور سخت لڑائی ہوئی جسمیں انگریزوں نے فتح پائی۔ جنگی جہاز سرپیس کتال میں پہونچگیا +

حال میں خبر آئی ہے کہ ایڈریانوپل کے لوگ قسطنطنیہ آرہے ہیں۔ سلطان نے حکم دیا ہے کہ جو لوگ جنگل کا کام کر سکتے ہیں جنگل جس ریلوے سڑک کی حفاظت کو جائیں +

اٹلی کے بادشاہ نے کنسٹیٹیوشن عہد کو مان لیا ہے اور اس موقعہ پر اس کی طرفداری میں بڑی گفتگو ہوئی +

لنڈن۔ ۲۱ جنوری۔ روسیوں نے جو مالی کو دخل کر لیا اور ایڈریانوپل کے سامنے پہونچے ہیں جسکو ترکوں نے چھوڑ دیا +

سلیمان پاشا کی فوج کو پیچھے ہٹنے میں خوف ہے روم اٹلی کے مسلمان قسطنطنیہ کی طرف بھاگے جاتے ہیں +

تھسلی میں ایک بلوہ عام ہے +

کیپ سے خبر آئی ہے کہ قوم گالیکس نے عموماً بلوہ کیا اور ایک بڑی لڑائی ہوئی مگر آخرش انگلش فوج کی فتح ہوئی +

اخیر خبر یہ آئی ہے کہ ایڈریانوپل کی فوج بالکل قسطنطنیہ کی طرف ہٹتی جاتی ہے۔ حضرت سلطان نے حکم دیا ہے کہ قسطنطنیہ کے کل وہ لوگ جو ہتھیار باندھ سکتے ہیں ریلوے کی حفاظت کے لئے شالجہ میں جمع ہوویں +

لنڈن۔ ۲۱ جنوری۔ غازی احمد مختار پاشا اُس فوج کے سپہ سالار مقرر ہوئے ہیں جو قسطنطنیہ کی حفاظت میں ہے +

میسڈونیہ یعنے مقدونیہ میں بلوہ ہو گیا ہے +

قسطنطنیہ۔ ۲۵ جنوری۔ روس نے یہہ تجویز کی ہے کہ جو شرائط درباب صلح قایم ہوں وہ دیگر سلاطین پر ظاہر نہ کی جاویں اسبات کو سلطان روم نے منظور کر لیا ہے +

قسطنطنیہ۔ ۲۶ جنوری کی تار سے معلوم ہوا کہ صلح کی وے شرائط جو روس چاہتا ہے ترکی پارلیمنٹ پر ظاہر ہو گئی ہیں مگر ان شرائط سے تا حال کوئی اَور واقف نہیں ہوا +

لنڈن۔ ۲۰ جنوری کی تار خبر دیتی ہے کہ فرانس اور اٹلی کے جنگی جہازوں کا بیڑا لیوانٹ یعنے قسطنطنیہ کے ارد گرد پہونچ گیا ہے اِس خیال سے کہ کوئی کام ایسا سرزد نہ ہو کہ جس سے ہمارے ممالک کو ضرر پہونچے +

برلن۔ ۲۷ جنوری کی خبر سے معلوم ہوا کہ وہ عہد جو درمیان اسٹریا و روس و جرمن کے قرار پایا تھا اب تک قایم ہے +

لنڈن۔ ۲۰ جنوری۔ خبر ہے کہ بمقام ڈموٹی جو اُدریانوپل سے بیس کوس کے فاصلہ پر جنوب کی طرف واقع ہے ایک لڑائی ہوئی اور معلوم ہوا کہ لڑائی ملتوی نہیں ہوئی جبتک شرائط صلح قایم نہ ہوں تب تک لڑائی ہوگی +

ناگہ۔ ۲۸ جنوری۔ پہاڑی لڑائی کی بابت شرائط صلح قایم ہو گئی ہیں اور لڑائی ختم ہوئی +

لودیانہ

ہفتہ حال میں اِس کثرت سے غلہ یہاں سے گیا ہے کہ جسکا حساب لگانا بھی مشکل ہے آجتک ۹ سرفی روپیہ شہر سے اسٹیشن تک مزدوری نہیں ہوئی تھی مگر اتوار کے روز ہر دو رنگ نوبت پہونچ گئی اسی روز ایک مزدور کی ٹانگ بھی ٹوٹ گئی گاڑی والے ایک دوسرے پر گرتے پڑتے دوڑتے ہوئے چلتے ہیں اگر اہالیان ریل نوبت بنوبت مال لادیں تو ایسا نہ ہو +

ہمنے سنا ہے کہ جگراؤں میں دو مقدمہ سرکاری ملازموں پر دایر ہوئے ہیں یعنے منشی عبد الرحمن مسلخوان محکمہ منصفی پر مقدمہ رشوت ستانے کا دایر ہے اور داروغہ چونگی علت تغلب مال سرکاری میں ماخوذ ہے دو نو زیر حراست پولیس کئے گئے اور تحقیقات شروع ہے +

بابو گوکل چند صاحب سب اسسٹنٹ سرجن لودیانہ نے اِس ہفتہ میں ایک نہایت عمدہ علاج کیا ہے جس سے ایک عورت کی جان بچ گئی یعنے ایک عورت کے بچہ پیدا ہونیوالا تھا مگر برآمد نہیں ہوتا تھا وائیں انہایت تکلیف کر کے بیٹھ رہیں مگر جب بابو صاحب کو بلوایا تو انہوں نے اپنی تدبیر سے علاج کیا اور بچہ پیدا ہو گیا اب عورت تندرست ہے والسلام

اعلان

مفت لٹ رہا ہے جواہرات کا ڈھیر

اب بھی شایقین نہ لیں تو ہے اندھیر

ایک نہایت عمدہ اور طلبہ امتحان دہندگان مدارس سرکاری کیواسطے پنڈت گنڈا سنگھ صاحب مدرس علم تواریخ و جغرافیہ نے تواریخ جسمیں اول سے آخر تک سب کچھ لکھا ہے معہ سوال و جواب کے تالیف کر کے چھپوائی ہے اگر کیسا ہی حافظہ خراب ہو تو بھی ایک دفعہ کے مطالعہ سے طالب علم کے یاد رہے سوالات رہسکتے ہیں نوجز کے قریب ضخامت ہے موازی ۱۱ قیمت معہ محصول ڈاک بالائی درج ہے جسکو درکار ہو اس پتہ سے منگالیں۔ لودیانہ۔ نائی کلی متصل گرجا اندر مکان پنڈت گنڈا سنگھ صاحب مدرس

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا

